REG. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۱۲ نبوت ۱۳۲۷ ہش | ۹ محرم ۱۳۶۸ھ | ۱۲ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۵۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دُعائے صحت فرمادیں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے احباب دردِ دل سے اُن کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دُعا فرمادیں۔

چین میں سرکاری فوجوں کی حالت انتہائی نازک ہو چکی ہے

نانکنگ ۱۱ نومبر گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے چین کی فوجی حالت اور نازک ہو گئی ہے۔ چین کے بہت بڑے علاقے میں جسمیں شنگھائی اور نانکنگ بھی شامل ہیں۔ مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے قریباً ۸۰ ہزار مربع میل کے علاقہ میں سرکاری فوجوں نے سول انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے نانکنگ میں ۱۲ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کل شنگھائی میں راشن حاصل کرنے پر جو بلوے ہوئے تھے ان کی روک تھام کے لئے یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص مقررہ مقدار سے زیادہ راشن حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے گا۔ ہوچاؤ میں جسے نانکنگ کا دروازہ سمجھا جاتا ہے لڑائی شدت اختیار کر گئی ہے۔

امریکہ کے اقتصادی تعاون کے ناظم نے آج ایک بیان میں بتایا۔ چین کی نازک حالت کا مطالعہ کرنے کے لئے میں خود چین جانا چاہتا ہوں بشرطیکہ اُس وقت تک اُس کی حالت اور زیادہ نازک نہ ہو جائے۔

امریکہ میں اس نازک فوجی حالت پر بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اور امریکہ کی سلامتی کونسل نے چین کو مدد دینے کے لئے بعض خاص سفارشیں کی ہیں۔ لیکن اس خدشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ وہ مدد منزلِ مقصود تک نہ پہنچ سکے۔ تاہم امریکہ کے ارباب حل وعقد چین کو امداد پہنچانے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

برما میں متوازی حکومت

رنگون ۱۱ نومبر ڈیلٹائی علاقہ میں پیگن سے کمیونسٹوں کی شدید سرگرمیوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اس کے متعلق اطلاع ہے کہ انہوں نے جلد ہی ایک متوازی حکومت قائم کرنے کی تجویز کی ہے۔ اور عوام سے مکمل تعاون اور امداد کی اپیل کی ہے۔

مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو مخلصانہ مشورہ

ڈھاکہ ۱۱ نومبر۔ مشرقی پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین نے مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے لیڈروں کے مشورہ پر چلنا چھوڑ دیں۔ اور اپنی حکومت پر کامل بھروسہ رکھیں۔ جو شخص اپنی حکومت پر بھروسہ نہیں رکھتا۔ وہ صرف حکومت کے لئے بوجھ ہی نہیں بلکہ خطرہ کا موجب بھی ہے۔ پاکستان میں ہندوؤں کو اسی نگاہ سے دیکھا جائے گا جس طرح مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے بعض لوگ مشرقی اور مغربی پاکستان کے الحاق کے جو خواب دیکھ رہے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوں گے۔ جو ہندو ہندو لیڈراں کی راہنمائی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ وہ پاکستانی نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان کے خلاف بعض ہندوستانی لیڈر جھوٹی باتیں اُڑا رہے ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ بآوازِ بلند ان کی تردید کریں۔

کمیونسٹ دار الحکومت سے صرف ۷۰ میل دور

نانکنگ ۱۱ نومبر۔ کمیونسٹوں نے سرکاری فوجوں سے شدید لڑائی کے بعد ننکیانگ کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے یہ شہر چینی حکومت کے دار السلطنت سے صرف ۷۰ میل دور ہے

ڈچ انڈونیشی مذاکرات کی کامیابی

جگجا کارتا ۱۱ نومبر حکومت ہالینڈ کا جو وفد انڈونیشیا میں مذاکرات کے لئے آیا ہوا ہے اسکے لیڈر ڈاکٹر سٹکر واپس ہالینڈ جا رہے ہیں۔ آج آپ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ مذاکرات بہت نتیجہ خیز ثابت ہو رہے ہیں۔ اور میں بہت پُر امید ہوں کہ ڈچ حکومت اور انڈونیشیا کے درمیان بہت جلد مصالحت ہو جائے گی۔

سعودی عرب میں تعمیر کی اہم اسکیمیں

جدہ ۱۱ نومبر۔ اس سال حج کا سلسلہ ختم ہو جانے کے بعد سعودی عرب کی حکومت نے عام فائدہ کی بڑی اسکیموں پر ملک کی ترقی کیلئے غور و خوض شروع کر دیا ہے (اسٹار)

سلامتی کونسل کے خفیہ اجلاس میں قضیہ فلسطین پر بحث

پیرس ۱۱ نومبر۔ کل رات سلامتی کونسل کا ایک اور خفیہ اجلاس ہوا۔ جسمیں قضیہ فلسطین کے بعض اہم اُمور اور فلسطینی ثالث کی تجویز صلح کو زیر بحث لایا گیا۔ ثالث نے اپنی تجویز میں کہا ہے کہ عربوں اور یہودیوں پر زور دیا جائے کہ وہ عارضی صلح کے لئے فوراً گفتگو شروع کر دیں۔

"لندن ریویو" کا کہنا ہے کہ نجف کا سارا علاقہ ہی یہود اور مصری فوجوں سے خالی کرانے کے متعلق بھی غور کیا جا رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ یہودی عرب چوکیوں پر بدستور جمع کر رہے ہیں۔ کل جبکہ وہ عرب چوکیوں پر حملہ کر رہے تھے۔ دو اتحادی مبصروں کو جو عرب چوکیوں پر کھڑے ہو کر لڑائی کا نقشہ دیکھ رہے تھے یہودیوں نے گرفتار کر لیا۔ مگر کچھ دیر کے بعد انہیں رہا کر دیا۔

حکومت آسٹریلیا کی تنگ نظری

کینبرا ۱۱ نومبر حکومت آسٹریلیا نے لنکا کے ان باشندوں کو جو وہاں آباد ہونے کے لئے مختلف طریقوں سے پرمٹ حاصل کر چکے تھے واپس بھیج دیا ہے۔ آسٹریلیا کے قانون کے مطابق یورپینوں کے علاوہ کسی اور ملک کے باشندے کو مستقل طور پر وہاں آباد ہونے کی اجازت نہیں مل سکتی

اقوام متحدہ ناکام ہوتی نظر آرہی ہے

کیپ ٹاؤن ۱۱ نومبر جنرل اسمٹس نے کل یہاں تقریر کرتے ہوئے یہ انتباہ کیا کہ "میرے تمام تجربے نے مجھے یہ سکھا دیا ہے کہ ہم تاریخ عالم کے ایک انتہائی خطرناک دور میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ میں نے جمعیۃ الاقوام کو ناکام ہوتے دیکھا اور میں اقوام متحدہ کو بھی ناکام ہوتے دیکھ رہا ہوں میں دنیا کی قوموں میں ایک ایسی بے چینی دیکھ رہا ہوں جسکا تاریخ میں پہلے کبھی تجربہ نہیں ہوا (اسٹار)

دولتِ مشترکہ کا آزادانہ تصوّر

لندن ۱۱ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ سر کرپس نے تقریر کرتے ہوئے کہا برطانیہ میں سلطنت کا پرانا تصوّر ختم ہو چکا ہے اب اس کی جگہ دولتِ مشترکہ کے آزادانہ تصور نے لے لی ہے۔ چنانچہ پاکستان ہندوستان اور لنکا کی شمولیت اس کا بیّن ثبوت ہیں۔ اب دولتِ مشترکہ کے ممالک کے تعاون میں ایک کسی قسم کی لچک پیدا ہو گئی ہے جو سب ممبر ملکوں کی مرضی کے موافق ہے۔

سرحد میں شہری دفاع

پشاور ۱۱ نومبر کل صوبہ سرحد کی وزارت کا خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جسمیں شہری دفاع کے لئے ایک جماعت بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ امید ہے نوجوانوں کو دفاعی ٹریننگ دینے کیلئے صوبہ بھر کے مختلف مقامات پر عنقریب متعدد سنٹر کھولے جائیں گے

ایڈیٹر:۔ روشن الدین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ہندوستان کے دولت مشترکہ سے تعلقات

آئندہ سال کے اوائل میں فیصلہ ہوگا

لنڈن ۱۱ نومبر۔ وائٹ ہال میں مناسب [illegible] پر یہ توقع پائی جاتی ہے۔ کہ آئندہ سال کے اوائل میں دولت مشترکہ سے ہندوستان کے تعلقات کے سوال کا تصفیہ ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ [illegible] طور پر ہندوستان کے ارادے آئین [illegible] کی منظوری سے بہت قبل واضح ہو جائیں گے۔ اور یہ کہ یہ ارادے جلد سے جلد دولت مشترکہ کے مختلف دارالحکومتوں پر ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ یہ خیال کرنے کا کوئی رجحان نہیں ہے کہ ہندوستان جمہوریت کے علاوہ کوئی اور حیثیت اختیار کرے گا لیکن سوال یہ ہے کہ اس حیثیت میں کتنی گنجائش رکھی جائے گی۔ وزرائے اعظم اور ماہروں کو آخری طور پر یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ آیا جمہوریتیں دولت مشترکہ میں شامل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔

جب ہند کے نظریات معلوم ہو جائیں گے تو دولت مشترکہ کے ملکوں کے درمیان زیادہ قریبی اشتراک عمل ہوگا۔ لیکن یہ خیال نہیں ہے۔ کہ اس مختصر سے نوٹس پر وزرائے اعظم کو پھر مجتمع کیا جائے گا۔

خیال ہے کہ اصول کے سوال پر دورے بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جن سوالوں کا خارجی امور سے زیادہ تعلق ہے۔ ان پر وزرائے خارجہ لنکا میں ہونے والی کانفرنس میں غور کریں گے۔ (استار)

ننکانہ صاحب کی زیارت کے لئے

کوئی درخواست نہیں آئی

لاہور ۱۱ نومبر۔ مغربی پنجاب کے ایک ترجمان نے استار کو بتایا کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کی جانب سے ابھی تک ۱۴ نومبر کو گورونانک کی پیدائش کے موقعہ پر سکھوں کو ننکانہ صاحب کی زیارت کے لئے آسانیاں دینے کی کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے۔ حال ہی میں ہندوستان کے بعض اخباروں میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ مشرقی پنجاب کی حکومت اس قسم کی درخواست روانہ کر چکی ہے۔ یاد ہوگا کہ اپنے عہدہ سے الگ ہونے سے قبل ایک انٹرویو میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر سردار [illegible] نے ننکانہ صاحب بابا کی حفاظتی [illegible] کے جانے کے ارادہ کا اظہار کیا تھا۔ (استار)

لنڈن میں پانی

لنڈن ۱۰ نومبر۔ لنڈن میں موسم گرما میں پانی کی فراہمی کی کوئی کمی نہیں ہے بلکہ اسے صاف کرنے کی ہے۔ موسم گرما کے وسط میں پانی کی ضرورت ۴۵ ½ کروڑ گیلن تک پہنچ جاتی ہے جبکہ اس ضرورت سے ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ گیلن کم پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ (استار)

ربوہ کے متعلق مدیر اعلیٰ روزنامہ امروز کا تبصرہ

پس منظر

قادیان کی بجائے ربوہ

قادیانی جماعت نے چنیوٹ کے قریب ایک بستی بسائی ہے۔ جس کا نام ربوہ رکھا گیا ہے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اس بستی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ربوہ کے معنے مقام خداوندی کے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ربوہ عربی میں ٹیلے کو کہتے ہیں۔

قادیانیوں کے بانی مرزا غلام احمد تھے جو قادیان کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۸ء میں انتقال کیا۔ ان کے پہلے خلیفہ حکیم نورالدین رضؓ تھے۔ جنہوں نے ۱۹۱۴ء میں انتقال کیا۔ قادیانی جماعت کے موجودہ امام مرزا بشیر الدین محمود احمد جو مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دوسرے خلیفہ ہیں۔ حکیم صاحب کے انتقال پر قادیانی جماعت دو گروہوں میں بٹ گئی تھی۔ ایک جماعت نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ دوسری نے جس کے سرگروہ مولوی محمد علی تھے۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور لاہور کو اپنا مرکز بنایا۔ اس جماعت کے امیر مولوی محمد علی ہیں۔ دونوں جماعتوں میں عقائد کے لحاظ سے بھی اختلافات ہیں۔ مثلاً اول الذکر جماعت مرزا صاحب کو نبی کہتی ہے۔ ثانی الذکر کا خیال ہے۔ کہ وہ مسیح موعود اور مجدد تو تھے۔ لیکن نبی نہیں تھے۔ ان کے انکار سے کفر لازم نہیں آتا۔

قادیانی جماعت کے نزدیک قادیان کو بڑا تقدس حاصل ہے۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ "ربوہ" کو بھی وہ تقدس حاصل ہوگا یا نہیں۔

فلسطین کے بارے میں حکومت پاکستان کی قابل قدر خدمات

ارجنٹائن کے عربی اخبار کا جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو خراج تحسین

ارجنٹائن کے ہفتہ وار عربی اخبار "العلم العربی" نے اپنی اشاعت ۱۱ اگست ۱۹۴۸ء میں مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا فوٹو شائع کیا ہے۔ اور ایک شذرہ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

ابوالعطاء جالندھری

اہل عرب کے لئے فلسطین کا معاملہ کسوٹی ثابت ہوا ہے۔ جس کے ذریعہ سے انہوں نے اپنے عملی جہاد اور سیاسی مقابلہ کے آغاز میں ہی اپنے دشمنوں اور دوستوں و مددگاروں کو شناخت کر لیا ہے۔ آئندہ جب تاریخ عرب ہر دوست اور خیر خواہ کی بھلائی اور احسانات کو، نیز ہر شدید سیاسی دشمن کی برائی اور دشمنی کو یاد رکھے گی تو ہم سب عرب ہمیشہ حکومت پاکستان کے اس احسانِ عظیم کو یاد کریں گے کہ اس نے معرض وجود میں آتے ہی قضیہ فلسطین کے بارے میں عملی طور پر حقیقی رنگ میں پورے اتحاد اور کامل یگانگت کا ثبوت دیا ہے۔

جب جمعیتہ الامم متحدہ اہل باطل کے آگے جھک گئی اور اس نے تقسیم فلسطین کی قرارداد منظور کر لی تب اس پر بلاد عربیہ کے نمائندے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے اجلاس سے باہر آ گئے تو اس وقت ان کے ساتھی اور ہر طرح سے تعاون کرنے والے صرف جناب ڈاکٹر سر ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ حکومت پاکستان تھے جو مجلس میں فلسطین کی حمایت میں شیر ببر کی طرح چنگھاڑتے تھے اور جن کی نظر میں فلسطین و پاکستان برابر ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف اور ان کی حکومت اور ان کے ملک کے باشندوں کو تمام انسانیت کی بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے

ہمارے نزدیک قضیہ فلسطین کو پاکستان میں اسی نظر سے دیکھے جاتے ہیں کہ جس نظر سے وہ عربی ممالک میں دیکھا جاتا ہے۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی مساعی کا بہت بڑا دخل ہے اسلئے ہم اس نمبر میں چوہدری صاحب کی تصویر نہایت فخر سے شائع کرتے ہیں۔ پاکستان اسلامی سلطنت ہے بلکہ تعداد نفوس، سامان اور دیگر حالات کے لحاظ سے سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے اور اسے یقین ہے کہ عربوں کی عزت وشان بالخصوص فلسطین کی عزت وشان کی حفاظت درحقیقت اسلام کی شان و بزرگی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضؓ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی شان و عزت کی حفاظت ہے۔ یقیناً چوہدری ظفر اللہ خاں حکومت پاکستان کی سیاست اور مذہب میں قابل رہنما ہیں۔ ہم بیرو[illegible]

[illegible] مشاہدہ کر چکے ہیں کہ جب جناب چوہدری صاحب ممالک عربیہ میں سے گذر رہے تھے تو عربوں نے ان کے اعزاز میں کس طرح جلسے کئے دعوتیں کیں اور مظاہرات کئے اور یہ سب کچھ اس جہاد کی وجہ سے تھا جو فلسطین کی خاطر جناب چوہدری صاحب موصوف اور ان کی نئی سلطنت پاکستان نے شروع کر رکھا ہے تاکہ فلسطین ہمیشہ ہمیش کے لئے دشمنوں کے منصوبوں کے باوجود عربی ملک رہے"

العلم العربی ۹۹۳ ۱۱ اگست ۱۹۴۸ء

دریائے چناب کے کنارے

احمدیہ جماعت کی نئی بستی

(ڈان)

"لاہور ۹ نومبر دریائے چناب کے دائیں کنارے پر متصل چنیوٹ ایک نیا شہر جس کا نام ربوہ رکھا گیا ہے احمدیہ جماعت کے مہاجرین کی آبادی کے لئے جماعت احمدیہ تعمیر کر رہی ہے۔ اس شہر میں آغاز میں دو ہزار مکانات بنائے جائیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ کو انجمن کے دفاتر، سکول، ہسپتال، کالج لڑکیوں وغیرہ بنانے کے لئے فی الحال ساڑھے تیرہ لاکھ روپے کا خرچ برداشت کرنا پڑے گا۔

جونہی محکمہ تجویز تعمیرات سے تعمیری نقشہ منظور ہو کر وصول ہو جائے گا تعمیر کا کام شروع ہو جائیگا۔ نقشہ منظوری کے لئے پیش کر دیا گیا ہے"

ڈان ۱۱ نومبر ۱۹۴۸ء

شہزادہ عبدالکریم کا مقدمہ

کوئٹہ ۱۱ نومبر آج بلوچستان کے سنٹرل جیل مچھ میں خان قلات کے بھائی شہزادہ عبدالکریم اور ان کے ۱۷۰ ساتھیوں کا مقدمہ پوشیدہ طور پر شروع ہوا۔

یہ مقدمہ خاص طور پر تشکیل شدہ ایک عدالت کر رہی ہے۔ اس عدالت میں جرگہ کا ایک نمائندہ شاہی جرگے اور ریاست قلات کے افسروں کے نمائندے شامل ہیں۔ یاد ہوگا کہ قلات کی پاکستان میں شمولیت کے بعد عبدالکریم افغانستان بھاگ گئے تھے۔ جہاں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ گذشتہ جولائی کو قلات کے خلاف ایک فوج لیکر آ گئے تھے۔ قلات کے نزدیک ان کے لشکر اور بلوچستان رجمنٹ کے ایک دستہ میں تصادم کے بعد ان کے ساتھیوں کے ساتھ انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ توقع ہے کہ یہ مقدمہ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ (استار)

روزنامہ الفضل
۱۸ نومبر ۴۸ء

اللہ اکبر

ایک مغربی عالم کا قول ہے کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دنیائے جدید کے بانی ہیں۔ آپ کی بعثت سے پہلے دنیا توہم پرستی اور جہالت کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ ایک خدا کا تصور بوقلموں بتوں کے جھمگٹ کے گرد و غبار میں اوجھل ہو چکا تھا۔ معلومہ دنیا کی تمام اقوام رسم و رواج کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھیں۔ ایشیا اور یورپ میں مذہبی پیشواؤں نے عوام پر اپنا سحر پھونک رکھا تھا۔ اور ان کی جہالت سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں ایسے ایسے توہمات میں گرفتار کر دیا تھا۔ کہ جو ان کے ذاتی اقتدار کو بڑھانے اور عوام کو ان کا غلام بے دام بنائے رکھنے کے لئے ممد و معاون ہوں۔ تمام عیسائی دنیا پوپ کی ایک مذہبی اجارہ داری بن کر رہ گئی تھی۔ دیگر ایشیائی مذاہب کا بھی تقریباً یہی حال تھا۔ الٰہی مذہب مفقود ہو چکا تھا۔ یہودی۔ پارسی۔ بدھ۔ ہندو تمام اقوام خدا تعالےٰ کے سیدھے راستے سے بھٹک کر مذہبی پیشواؤں کی نکالی ہوئی پگڈنڈیوں کے نہ ختم ہونے والے چکروں میں گھوم رہی تھیں۔ اور اپنا جذبہ عبودیت دنیا کی ادنیٰ چیزوں کے سامنے پیش کر رہی تھیں۔ کہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مکرمہ کے بت پجتے تھے تو کہیں قدرتی مناظر ستاروں چاند سورج کو سجدے کئے جا رہے تھے۔ دریا۔ درخت۔ پہاڑ۔ ہوا۔ بادل۔ آندھی۔ جنگل۔ الغرض کوئی قدرت کی چیز ایسی نہ تھی جس کو خدا نہ بنا لیا گیا ہو۔ اور جس سے مرادیں نہ طلب کی جاتی ہوں۔ پوجاریوں نے پوجا کے لئے رسومات کا ایک ایسا سلسلہ لامتناہی ایجاد کر رکھا تھا۔ کہ انسان کا ان بھول بھلیاں سے نکلنا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔

دنیا کا یہ عالم تھا کہ صحرائے عرب سے ایک صدا بلند ہوئی۔ جس سے دنیا کے تمام بتکدے تھرا گئے۔ اور ہر قسم کے بت ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر آ پڑے۔ یہ سادہ اور پُر اثر صدا اللہ اکبر کی صدا تھی۔ وہ تمام چیزیں جن میں خدائی طاقتیں نظر آ رہی تھیں۔ اس صدا کی تاثیر سے محض مخلوق دکھائی دینے لگیں۔ ہوا۔ پانی۔ آگ۔ مٹی۔ ستارے۔ چاند۔ سورج۔ درخت پہاڑ جن کو پہلے خوفناک دیوتا خیال کیا جاتا تھا۔ اور جن کو خوش رکھنے کے لئے بڑے بڑے مندر تیار کئے جاتے۔ اور طرح طرح کی رسومات ادا کی جاتیں۔ سب کے سب اپنی خدائی طاقتوں سے معرّا کر دیئے گئے۔ اور تمام قدرت ایک ہی عظیم الشان قادر مطلق حکیم و عزیز ہستی کی پُر حکمت صنعت کاری کا ایک عجوبہ نظر آنے لگی۔

اس صدا کی چمک نے ان تمام تاریک سایوں کو نگل لیا۔ جو دنیا پر توہمات نے پھیلائے ہوئے تھے۔ اور انسانی زندگی کو اپنی صراط مستقیم صاف صاف نظر آنے لگی۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو بتایا کہ سوائے ایک قادر مطلق ہستی کے کوئی چیز بھی قابل پرستش نہیں۔ اس کے سوا تمام چیزیں مخلوق ہیں۔ صرف وہی ہستی اس تمام نظر آنے والے اور نظروں سے اوجھل جہانوں کی خالق ہے۔ ان چیزوں کی حیثیت جن کو لوگ خدا سمجھ کر پوجتے۔ اور جن سے مرادیں طلب کرتے ہیں۔ خود انسانی زندگی کے برابر بھی نہیں ہے۔ انسان کا درجہ ان سے بہت اعلےٰ و ارفع ہے۔ اللہ تعالےٰ جس نے انسانی زندگی اور ان اشیاء کو بھی خلق کیا ہے۔ اس نے ان کو انسان کے لئے مسخر کیا ہے۔

یہ سادہ اور سیدھی تعلیم تھی۔ جس نے دنیا کی رو کو بدل کر رکھ دیا۔ اور ذہنوں میں ایسا انقلاب پیدا کیا۔ کہ انسان کو ہوش آ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ وہ کس غفلت کی نیند میں پڑا ہوا تھا۔ انسان کی اس اچانک بیداری سے ہی نئی دنیا کا آغاز ہوتا ہے۔ جب تمام قدرتی اشیاء سے ان کی الوہیت چھین لی گئی۔ اور ان کی دہشت جو دلوں میں صدیوں سے بیٹھی ہوئی تھی دُور ہو گئی۔ تو انسان دلیری سے اٹھا اور بجائے ان کو پوجنے اور ان کے آگے سجدہ ریز ہونے کے ان سے غلاموں کی طرح کام لینے لگا۔ اور انہیں ایسا مسخر اور رام کر لیا۔ کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی درخت۔ پہاڑ۔ جنگل۔ ہوا۔ مٹی۔ پانی اور آگ جو کبھی خوفناک دیوتاؤں کی صورت اختیار کئے ہوئے تھے۔ انسان کے ادنےٰ اشاروں پر اس کا ہر ایک کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہی نہیں اس نے قدرت کے مخفی سے مخفی خزانوں کو بھی دریافت کر لیا۔ اس نے اشیاء کی روح ان کے بدن سے نکال لی ہے۔ اور بجلی سے بھی زیادہ طاقتور قوتیں اپنے اختیار میں کر لی ہیں۔ یہ سب قوتیں اللہ تعالےٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے ہی بنائی تھیں۔ لیکن انسان اپنی جہالت سے ان قوتوں کے پیدا کرنے والے کو تو بھول گیا۔ اور ان قوتوں کو اپنے کام میں لانے کی بجائے ان سے ڈرنے لگا۔ اور اپنے آپ کو یہاں تک ذلیل کر لیا۔ کہ ان طاقتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔

آخر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے اپنا پورا کلام نازل فرمایا۔ اور انسانیت کو ایسا جھٹکا دیا۔ کہ وہ خواب غفلت سے چونک اٹھی۔ لیکن افسوس ہے کہ دنیا نے اس نعمت کا بھی نہایت غلط استعمال شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس صدا کو بھول گئی ہے۔ جس نے اسے بیدار کیا تھا۔ اب وہ ان طاقتوں کی بجائے اپنی دانشمندی کی پوجا کرنے لگی ہے۔ کیا اب پھر ضرورت نہیں کہ اللہ اکبر کی صدا پھر اسی زور سے بلند کی جائے۔ جس زور سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحرائے عرب سے بلند کی تھی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ

چاند سے سوال

پوچھا کل رات چاند سے میں نے
کوئی پیمانۂ شکست ہے کیا
کیوں تغیّر پسند ہے تجھ کو
تجھ کو اک حال پر نہیں ہے قرار
تیرا تیرنگ خانۂ اقمار
ہے کبھی طاس تو کبھی اک تار

سُن کے کچھ دیر تو خموش رہا
مسکرا کر یوں پھر جواب دیا

عیب جوئی ہے عادتِ انساں
دیکھ اپنی بھی تو تُنک بینی
ہے نظر تیری قیدئ مردُم
کتنا مغرور ہے یہ بے چارہ
کر دیا جس نے مجھ کو سی پارہ
اور آزاد میرا نظارہ

نقص اپنا تو تو چھپاتا ہے
داغ مجھ کو مگر لگاتا ہے

اے گرفتارِ دامِ زلفِ مجاز
چاک سے ہے بَری مرا دامن
ہے ہمیشہ سبُو مرا لبریز
کچھ حقیقی نہیں زوال مرا
گھٹتا بڑھتا نہیں جمال مرا
بدر ہوتا ہے ہر ہلال مرا

میں تو پہلو فقط بدلتا ہوں
اپنی منزل کی سمت چلتا ہوں

منعم

”ربوہ“ تشریف لانے والے احباب سے گزارش

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ چنیوٹ سے چھ میل اور لالیاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک پر ہے۔ اور چنیوٹ سے لالیاں جانے والے تانگے ربوہ کے پاس سے گزرتے ہیں۔ چونکہ بعض لوگ لاعلمی کی وجہ سے عام نرخوں سے زیادہ کرایہ تانگہ والوں کو ادا کر دیتے ہیں۔ ان مثالوں سے تانگے والے ناجائز فائدہ حاصل کر کے اپنے مستقل نرخوں میں اضافہ کر کے دیگر احباب کے لئے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا اعلام شرح کرایہ جات مروجہ درج ذیل ہے۔ احباب کوشش کر کے ان کی پابندی کر کے ممنون فرمائیں۔

اڈا چنیوٹ تا ربوہ ۶ر فی سواری تک - اڈا چنیوٹ تا ربوہ سالم ٹانگہ ۔/۶ تا ۸ر
ربوہ تا احمد نگر ۲ر فی سواری - چنیوٹ تا احمد نگر ۸ر فی سواری تک

خاکسار: عبدالرحمٰن انور از ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

قادیان کی یاد!

(از مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

قادیان ہاں راحت جان و ایمان قادیان سے نکالے جانے پر ایک سال سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے۔ لیکن کوئی دن ایسا نہیں گذرا کہ قادیان کی یاد نے پہروں نہ تڑپایا ہو۔ دل بے کلی اور بے چینی کے بھنور میں ڈوب ڈوب نہ گیا ہو۔ آنکھوں نے بے بسی اور بے کسی کے آنسو نہ بہائے ہوں۔ سرد آہوں نے سینہ سے نکل کر آسمان کی طرف پرواز نہ کی ہو۔

قادیان کی یاد آتے ہی وہاں کی ایک ایک چیز فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے سے گذرنی شروع ہو جاتی ہے۔ قادیان کی مساجد تقدس کی فضا میں کھڑی نظر آتی ہیں۔ بلند و بالا منارۃ المسیح انگشت شہادت کی طرح خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ نمازوں کے اوقات میں تمام مساجد سے پے در پے اذان کی آوازیں کانوں میں گونجنے لگتی ہیں۔ چھوٹے بڑے پیر و جوان ہر طرف کے راستے سے مساجد کی سمت جوق در جوق آتے دکھائی دیتے ہیں۔ آن کی آن میں مساجد کی غیر معمولی وسعت اپنی آخری حد تک نمازیوں سے بھرپور ہو جاتی ہے تکبیر کی آواز پر صفیں کی صفیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ اور محمود و ایاز مل کر اپنے معبود کے حضور قیام۔ رکوع۔ سجود میں مصروف دکھائی دیتے ہیں۔

نماز کے ختم ہونے پر تسبیح و تحمید کرنے کے بعد ایک دوسرے کو محبت اور الفت کی نظروں سے دیکھتے۔ خیر و عافیت پوچھتے۔ دینی امور کے متعلق گفتگو کرتے احباب منتشر ہوتے نظر آتے ہیں۔ قادیان کی گلیاں اور تمام راستے آنے جانے والوں کی گہماگہمی کا نظارہ پیش کرتے ہیں۔ السلام علیکم اور وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی صدائیں سامع نواز ہوتی ہیں۔ دائیں بائیں کی دوکانیں حلال و طیب اشیاء سے بھرپور نظر آتی ہیں۔ احباب ضروریات زندگی خریدتے اور خود اٹھاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو لے جاتے نظر آتے ہیں۔

سکولوں اور کالجوں کی گھنٹیاں بجتی ہیں۔ طلباء اور طالبات وقت مقررہ پر پہنچنے کے لئے تیز تیز قدم اٹھاتے۔ شرم و حیا سے سر جھکائے اور اسلامی تہذیب شائستگی اور وقار کے پتلے بنے چلے جاتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے وسیع احاطے نونہالوں سے بھر جاتے ہیں۔ پڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے ایک ایسی دھیمی دھیمی مسلسل گونج سنائی دیتی ہے۔ جو دل کو سرور اور انبساط سے بھر دیتی ہے۔

دینی دفاتر کے کارکن سرعت رفتار کے ساتھ اپنے اپنے دفاتر کو جاتے نظر آتے ہیں۔ تاکہ کام شروع کرنے کے مقررہ وقت کا ایک منٹ بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ واپسی کے وقت کا انہیں خیال نہیں۔ جس وقت بھی کام ختم ہوگا۔ وہی ان کے واپس آنے کا وقت ہوگا۔ خواہ رات کا بھی کوئی حصہ کیوں نہ ہو۔

قادیان کے سارے محلے اسی طرح آباد دکھائی دیتے ہیں۔ جس طرح سالہا سال سے ہم ان کے دیکھنے کے عادی ہیں۔ ارد گرد کے کھیت اب بھی لہلہاتے نظر آتے ہیں۔ ان کی منڈیروں پر کہیں کہیں ایک ایک، دو دو۔ تین تین افراد مل کر اپنی دماغی کوفت کو دور کرنے کے لئے ٹہلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ورزش کے میدانوں میں نوجوان سنجیدگی اور وقار سے اس طرح ورزشی کھیلیں کھیلتے اور مقابلے کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ جس کی مثال کہیں اور ملنا محال ہے۔

رات کو منعقد ہونے والے جلسے دینی اجتماع اور بحث و مباحثہ کی مجلسیں پر رونق دکھائی دیتی ہیں اور اور بھی بہت کچھ آنکھوں کے سامنے سے جب گذرتا ہے۔ تو ایک لمحہ کے لئے یہ بھول ہی جاتا ہے کہ قادیان تو چھٹ چکا ہے۔ اور ہم اجنبی زمین پر اور نئے آسمان کے نیچے سانس لے رہے ہیں لیکن دم بھر میں جب تصور رات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ احساس ہونے لگتا ہے۔ کہ ہم تو قادیان سے کوسوں دور بیٹھے ہیں۔ جسم چور چور ہو جاتا ہے اور گویائی تک کی سکت باقی نہیں رہتی۔

قادیان کی یاد ان ایمان پرور اور روح افزا نظاروں کی وجہ سے ہی ہر دم بے چین اور بے کل نہیں رکھتی۔ بلکہ قدم قدم پر جو حالات پیش آتے اور لحہ بہ لحہ جو مشکلات گھیرے رہتی ہیں۔ ان کی وجہ سے بھی قادیان کسی وقت نہیں بھولتی بلکہ ہر آن اس کی یاد تڑپاتی ہے اور ہم کلیجہ مسوس کر رہ جاتے ہیں۔ اسی سلسلے میں دو ایک باتوں کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔

قادیان میں ہم اپنے ہر ایک کام میں خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی جماعتی ہو یا ذاتی فرائض منصبی سے تعلق رکھتا ہو۔ یا گھر کے معاملات کے متعلق ہو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ملجاء و ماوی سمجھتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ حضور کے الطاف اور نوازشات کا سلسلہ اسی قدر وسیع اور اتنا ہمہ گیر تھا کہ جماعت کے ہر فرد کو خواہ دنیوی لحاظ سے وہ کتنی ہی معمولی حیثیت رکھتا بڑی خوشی سے شرف ملاقات بخشتے اس کی داستان خواہ اس کی خانگی معاملات کے متعلق ہوتی خواہ کاروبار کے متعلق خواہ ملازمت کے متعلق حضور بڑے غور سے سنتے۔ اور نہایت مفید اور بے حد مدبرانہ مشورہ سے سرفراز فرماتے۔ اس وجہ سے ہم اس بات کے پوری طرح سے عادی ہو چکے تھے۔ کہ کوئی مشکل پیش آئے کوئی دکھ تکلیف پہنچے۔ کوئی رشتہ ناطہ کا سوال در پیش ہو۔ جھٹ دوڑے جاتے اور حضور کے در کی زنجیر جا کھٹکھٹاتے اس کے در کی جو ہر کھٹکھٹانے والے کے لئے کھولا جاتا اور جس سے ہر دو خواہ کو داد رسی کے لئے داخل ہونے کی اجازت تھی۔ اس در کے کھلتے ہی ایسا محسوس ہوتا کہ اطمینان اور سکون کی فضا نصیب ہو گئی ہے۔ حضور جب کھڑے ہو کر ملتے مصافحہ کا شرف بخشتے۔ اور خود بیٹھنے سے قبل اپنے سے مساوی جگہ پر بیٹھنے کا ارشاد فرماتے۔ تو اپنی بے مقدار اور ناچیز ہستی کو دیکھتے ادھر حضور کی علو شان پر نظر کرتے ہوئے معلوم ہوتا۔ کہ فرش سے اٹھ کر عرش پر آ بیٹھے ہیں۔

پھر جب حضور سے گفتگو کا شرف حاصل ہوتا۔ تو یوں نظر آتا۔ کہ ایک ایک عقدہ آپ ہی آپ حل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور بڑی سے بڑی مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ پریشانی خود بخود دور ہوتی جا رہی ہے۔ میں اپنی کہتا ہوں۔ جب بھی میں کسی پریشانی اور تکلیف کی حالت میں حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا غیر معمولی اطمینان اور سکون پایا اور چند ہی منٹ کے بعد جب واپس لوٹا۔ تو میرے جسم کا ذرہ ذرہ خوشی اور مسرت سے پر تھا اور یوں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی پریشانی لاحق ہی نہ تھی۔

جن لوگوں نے اپنی زندگی اس مبارک ماحول میں گذاری ہو۔ جو اس قسم کے الطاف کے خوگر رہے ہوں۔ جن کی مشکلات اور تکالیف اس طرح دور ہوتی رہی ہوں۔ ان کے متعلق اندازہ لگائیے کہ قادیان سے انتہائی جبر اور تشدد کے ساتھ نکالے جانے اور غیر مانوس مقامات میں منتشر ہو جانے کے بعد ان کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ جب کہ ادھر ادھر بھٹکتے پھرنے کی وجہ سے حضور سے ملاقات ... کا شرف حاصل کر سکنا تو رہا در کنار۔ زیارت بھی کبھی دنوں اور مہینوں کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ اور وہ بھی بالکل سرسری گذرتے گذرتے۔ یا حضور کے ممبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمانے وقت دور سے۔ ان حالات میں ہمیں تو کچھ نہیں سوجھتا۔ کہ کیا کریں۔ کس طرح حضور کو اپنا دکھ درد سنانے کا موقع پائیں۔ کیونکر اپنی مشکلات اور تکالیف بیان کر کے اطمینان حاصل کریں۔ کس طرح اپنے اور اپنے نوجوان قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کے متعلق حضور کے بابرکت مشوروں اور ارشادات سے مستفیض ہوں۔ اور کیونکر غموں اور مصیبتوں کے پہاڑ حضور کی ایک نظر شفقت سے اڑتے دیکھیں۔

ربوہ کی آبادی ان خوش نصیبوں کیلئے جو وہاں مکان تعمیر کرنے کی توفیق پا سکیں گے۔ جہاں اور برکات اپنے ساتھ لائے گی۔ وہاں سب سے بڑی برکت انہیں یہ حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔ اور حضور کے ان فیوض سے بہرہ یاب ہوں گے جو قادیان میں جاری تھے۔ خدا تعالیٰ سے نہایت ہی عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ مجھ ایسے خواہش مندوں مگر فی الحال تہی دستوں کو بھی محض اپنے فضل و کرم سے توفیق بخشے۔ کہ ہم بھی اپنی بقیہ زندگی کے چند دن ربوہ کی وادی میں کوئی چھوٹی موٹی کٹیا بنا کر گذار سکیں۔ تا آخری ایام میں ان برکات اور فیوض سے محروم نہ رہیں جو نوجوانی سے لیکر کہولت تک مسلسل ۴۵-۵۰ سال حاصل رہے ہیں۔ اے خدا یہ التجا قبول فرما۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ)

صہیب سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے تمام کام عجیب ہوتے ہیں۔ اور یہ امر صرف مومن ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس کو آرام پہنچے تو شکر کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خیر ہی خیر ہے۔ اور اگر مصیبت پہنچے۔ تو صبر کرتا ہے اور اس کا نتیجہ بھی بھلا ہی ہے (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے

مومن کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو۔ اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے۔ کیونکہ استغفار سے انسان گذشتہ بدیوں کے برے نتائج سے بھی خدا کے فضل سے بچ رہتا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔ سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے۔ پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر آئندہ کے لئے خدا سے معاملہ صاف کرے اس طرح پر خدا کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا۔ اور پھر اس پر کوئی خوف و حزن نہ ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

میں کیونکر احمدی ہوا!

قریشی رشید احمد صاحب نے حال میں ہی بیعت کی ہے۔ ذیل میں ان کے تاثرات پیش کئے جاتے ہیں۔

انچارج بیعت

جب ابھی مجھے احمدیت سے واقفیت ہی نہیں تھی تو میں باقی غیر احمدیوں کی طرح عدم علم کی وجہ سے احمدیت کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا تھا۔ مثلاً یہ کہ احمدی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت نہیں کرتے اور اسی بناء پر میں احمدیوں کو کافر یقین کرتا تھا۔

میرے ایک احمدی دوست مجھے کبھی کبھار احمدیت کی تعلیم کے متعلق کچھ باتیں بتانے کی کوشش کرتے مگر میں تعصب کی وجہ سے نہ سنتا بلکہ انہیں کہتا رہتا کہ عقبے کی فکر کرو۔ احمدیت چھوڑ دو یا پھر دوستی چھوڑ دو۔ اسی طرح کچھ عرصہ گذر گیا۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر تم باتیں نہیں سننا چاہتے تو چلو صرف کلام محمود ہی پڑھ لو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا منظوم کلام ہے۔ ان اشعار کے پڑھنے سے بھی تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ احمدیت سچی ہے یا جھوٹی۔ اس پر میں نے "کلام محمود" لے لی کہ تفریحاً پڑھ لوں گا۔

ہر نوجوان کو شعر سے کچھ نہ کچھ لگاؤ ہوتا ہے چنانچہ میں بھی۔ دورِ حاضرہ کے بعض شعراء کا کلام پڑھا ہے اور اس سے حظ اٹھایا ہے مگر "کلام محمود" میں ایک جدا رنگ دیکھا۔ یہاں دنیوی محبت کی بجائے عشق حقیقی کا جلوہ نظر آیا۔ سادہ اور درد بھرے اشعار میں واحد اور لاشریک خدا کے حضور اپنی محبت کا اظہار، سرور عالم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علوشان اور بلند مرتبہ کا اقرار اور ان کی غلامی میں فخر کا اظہار قرآن کریم کی عظمت اور اس کے پاکیزہ معارف کا بیان، مسلمانوں کی حالت خراب پر گریہ زاری کی ہے اور تحریک فرمائی ہے کہ وہ گناہوں سے توبہ کریں۔ خدا کی نافرمانی سے بچیں اور قرآن شریف کے مطالب سیکھیں۔ اپنے نفس کی اصلاح کریں۔ روحانیت پیدا کرنے کی کوشش کریں اور دین کے معاملات میں غفلت اور کوتاہی ترک کر دیں۔ تبلیغ اسلام کریں اور اس راہ میں جو مصائب آئیں برداشت کریں۔

میں نے "کلام محمود" کئی بار پڑھی اور اس سے میری غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور مجھے یہ محسوس ہونے لگا کہ گویا اس میں مجھ کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالے سے سچا تعلق پیدا کرو۔ آخر اس تحریک کے نتیجہ میں مجھے ۹/۱۱/۴۸ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالے میرے ایمان میں اضافہ فرمائے اور احمدیت کی پوری تعلیم کو حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے نیز تبلیغ کرنے کی توفیق دے۔ آمین

رشید احمد قریشی سیالکوٹ

تعلیم الاسلام کالج کی عربی کلاس

جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کی جس عربی کلاس کا اعلان کئی دفعہ اخبار میں ہو چکا ہے کل پہلی بار (۹ نومبر کو) لگی۔ حاضری بہت تھوڑی تھی جسے دیکھ کر افسوس ہوا کہ ایسی مفید تعلیمی کوشش کا اتنا کافی جواب ملا۔ ابھی ہمیں معلوم نہیں کہ مذہبی، علمی و سیاسی ہر لحاظ سے عربی کی کس قدر ضرورت ہے۔ مذہبی علوم بغیر عربی کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسلامی ممالک سے تعلقات مضبوط کرنے کا بھی عربی ہی ایک ذریعہ ہے۔ خود پاکستان میں جو صوبائی تعصب ہے اس کے دور کرنے کا بھی یہی ایک ذریعہ ہے کہ تعلیم یافتہ طبقوں میں عربی کے متعلق ذوق پیدا کیا جائے۔ افسوس ہے کہ احمدی بھی کافی تعداد میں نہیں آئے۔

اب اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کلاس کا دوسرا لیکچر جمعرات ۱۱ نومبر کو ہوگا۔ کلاس، منگل جمعرات اور ہفتہ کی شام کو سات بجے لگتی ہے۔ لیکچر خوب سلسلہ وار ترتیب دئیے گئے ہیں اور خوب محنت سے پڑھائی ہوتی ہے۔ اب بھی دوستوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ فی الحال ۱۲-۱۰ کے قریب حاضری ہے جو بہت کم ہے۔ دو خواتین بھی شامل ہوتی ہیں۔ کیونکہ پردے کا پورا انتظام ہے۔

طلبہ درجہ رابعہ قدیمہ کو اطلاع

فیصلہ کیا گیا ہے کہ درجہ رابعہ قدیمہ کا بقیہ کورس تین ماہ میں ختم کرایا جائے۔ طلبہ کا فرض ہے کہ فی الفور حاضر ہو کر شامل درس ہو جائیں نصاب کی کتب ہمراہ لائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

توسیع رزق کا نسخہ

از جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) بھواتی ضلع سرگودھا

حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا میں نے آج وطن جانا ہے اس لئے میری امانت مجھے واپس فرمائیں۔

ان دنوں میں اکثر حضرت مولوی صاحب کے گھر کا سودا لایا کرتا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ گھر میں اس وقت اس قدر روپیہ موجود نہیں ہے جس سے اس شخص کی امانت ادا ہو سکے۔ حضرت مولوی صاحب نے اپنی صدری میں سے دو روپے مجھے نکال کر دئیے اور فرمایا کہ فلاں بیوہ عورت کو دے آؤ۔ چنانچہ میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور پھر آ کر آپ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک غیر معروف شخص آیا اور ۱۸۳ روپے آپ کی خدمت میں پیش کر کے چلا گیا۔ حضرت مولوی صاحب نے اس وقت فرمایا جس شخص نے مجھ سے امانت مانگی تھی اسے بلا لاؤ میں اسے مہمانخانہ سے بلا لایا۔ آپ نے اسے فرمایا اپنی امانت لے لو۔ اس نے عرض کیا آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے تو اپنے خدا سے سودا کیا تھا (یعنی دو روپے صدقہ میں دے دئیے تھے) اللہ تعالے نے اس کے عوض غیب سے یہ روپیہ بھیج دیا۔

پاس ہی سے ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور میں کثیر العیال اور مقروض ہوں میرے لئے تنگیٔ معاشی سے رہائی کی دعا فرمائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کیا تم نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ اس نے عرض کیا پڑھا ہے۔ فرمایا تنگی معاشی بھی ایک مرض ہے اور اس کا علاج اللہ تعالے نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے کہ لئن شکرتم لازیدنکم یعنی اگر تم میری نعمت کا شکریہ ادا کرو تو میں اس نعمت کو ضرور بڑھا دیتا ہوں۔

چندہ حفاظت قادیان اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"قادیان میں جو لوگ جاتے ہیں وہاں ان کی کمائی کی کوئی صورت نہیں۔ ان پر بھی بہرحال سلسلہ کا خرچ آتا ہے۔ وہ اپنے کام بند کر کے قادیان چلے جاتے ہیں۔ ان کا بوجھ بھی سلسلہ نے اٹھانا ہے۔ پچھلے لوگوں کو تو ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے گذارہ کئے جاؤ لیکن جو لوگ قادیان میں ہیں وہ تو بالکل بے کار ہیں اور وہ کوئی کام کر ہی نہیں سکتے۔ ان کے کھانے، نہانے دھونے کے صابن کا خرچ وغیرہ سلسلہ کو برداشت کرنا ہوگا۔ پھر قادیان میں جو مکانات ہمارے قبضہ میں ہیں ان کے ٹیکس بھی ہمیں ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اگر ہم ان کے ٹیکس ادا نہ کریں تو حکومت ہمیں وہاں سے نکال دے گی .... پس اگر ہم ان محلوں کو جو ہمارے قبضہ میں ہیں خالی کرنا نہیں چاہتے تو ہمیں ان مکانات کے ٹیکس ادا کرنے پڑیں گے۔ اور پھر یہ سیدھی بات ہے کہ ایسی خطرناک جگہوں پر اور بہت سے اخراجات بھی کرنے پڑتے ہیں۔ پھر ہمیں ساری دنیا میں پروپیگنڈا بھی کرنا ہے اور پروپیگنڈا کے لئے دوسرے ممالک میں ٹریکٹ وغیرہ بھی بھیجنے پڑتے ہیں اور اس سوال کو زندہ رکھنے کے لئے وزارتوں۔ اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں وغیرہ کے ساتھ تعلق تازہ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ان جماعتوں میں پروپیگنڈا کرنا پڑتا ہے۔ دوسری قومیں اگر اس کام کو کرنا چاہیں تو ایک لاکھ روپیہ فی مہینہ سے بھی اس کام کو نہیں چلا سکتیں۔ لیکن ہمارا کام تو بہت تھوڑے پیسوں سے ہو رہا ہے مگر پھر بھی اخراجات اوسطاً پچیس تیس ہزار روپیہ سے کم نہیں۔ اگر چندہ تھوڑا ہوا اور کمی ہی آمد ہی تو ہم مجبور ہوں کہ قادیان کے دوستوں کو کہہ دیں گے کہ وہ قادیان خالی کر کے آ جائیں۔ اس لئے کہ تمہاری قوم تمہاری حفاظت کے لئے تیار نہیں۔"

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد بالا سے چندہ حفاظت مرکز کی ضرورت اور اہمیت عیاں ہے اور مزید کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں ہے۔ پس وہ اصحاب جو اللہ تعالے کے حضور اپنا نام محافظین مرکز میں شمار کرانا چاہتے ہیں اس طرف توجہ کریں اور ہر شخص اپنے طور پر اپنا محاسبہ کرے کہ کیا یہ ضروری اور اہم فرض سے سبکدوش ہو چکا ہے۔ اگر ابھی نہیں تو جلدی کریں کیونکہ کسی کو کیا خبر ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اور وہ کل اس فرض کو پورا کرنے کا اہل بھی رہے گا یا نہیں؟

نظارت بیت المال

دولت مشترکہ کے ارکان اور برطانوی نوآبادیات

آبادی، رقبہ اور طرز حکومت

ذیل میں دولت مشترکہ کے ارکان اور برطانوی نوآبادیات سے متعلق نہایت اہم اعداد و شمار درج کئے جاتے ہیں۔ دولت مشترکہ کا ہر رکن آزاد ہے۔ ان میں سے بعض ارکان کے ماتحت چند دوسرے ممالک بھی ہیں۔

دولت مشترکہ کے ارکان

ملک	رقبہ مربع میل میں	آبادی کا اندازہ
برطانیہ (ماتحت ممالک کی فہرست دوسرے اور تیسرے حصوں میں دیکھیں)	۹۴۲۹۱	۵۵۵۱۵۰۰۹
کینیڈا	۳۴۶۶۸۸۳	۱۲۵۸۲۰۰۰
آسٹریلیا	۲۹۷۷۶۵۵	۷۵۸۰۸۰۰
آسٹریلیا کی دولت مشترکہ میں یہ ممالک بھی شامل ہیں		
جزیرہ نارفوک ــــ نوآبادی	۱۴	۸۰۰
پاپوا ــــ نوآبادی	۹۰۵۴۰	۳۰۰۰۰۰
نیو گائنا ــــ تولیت	۹۱۰۰۰	۶۸۸۴۲۰
نارو ــــ نیوزی لینڈ اور برطانیہ کی تولیت میں	۸	۲۷۸۰*
نیوزی لینڈ	۱۰۳۹۳۵	۱۸۵۲۶۳۰
توکیلا (برطانیہ کی نوآبادی جو نیوزی لینڈ کے زیر اہتمام ہے)	۴	۱۳۸۰
جنوبی افریقہ (یونین)	۴۷۲۵۵۰	۱۱۳۹۱۹۴۹
جنوب مغربی افریقہ (انتداب)	۳۱۷۷۲۵	۳۴۱۵۰۰
آئیر	۲۶۹۵۹	۲۹۵۳۴۵۰
پاکستان	زیر بحث	۶۵۷۶۰۰۰۰ (ریاستوں کے بغیر)
انڈیا	زیر بحث	۲۳۱۴۰۰۰۰۰ (ریاستوں کے بغیر)
سیلون	۲۵۵۰۰	۶۶۶۰۰۰۰
جنوبی روڈیشیا	۱۵۰۳۳۳	۱۷۶۴۰۰۰

ایک خود مختار نوآبادی جس کے خارجی مسائل برطانیہ کے کنٹرول میں ہیں۔

حصہ ــ ۲

ان علاقوں کی فہرست جن کا نظم و نسق دولت مشترکہ کے دفتر تعلقات کے ہاتھ میں ہے۔

	طرز حکومت	رقبہ	
نیوفاؤنڈ لینڈ	نوٹ ملاحظہ کریں	۴۲۰۰۰	۳۱۵۵۷۰
لیبراڈور		۱۱۲۰۰۰	۵۵۳۰
ہائی کمیشن کے ماتحت علاقے باسوٹو لینڈ	نوآبادی	۱۱۷۱۶	۵۵۶۳۴۰
بیچوانا لینڈ	زیر حمایت	۲۷۵۰۰۰	۲۶۵۷۵۶
سوازی لینڈ	"	۶۷۰۴	۱۸۵۲۱۰

نوٹ:- ۲۲ جولائی ۱۹۴۸ء کو جو عام رائے شماری ہوئی اس میں نیوفاؤنڈ لینڈ کے ووٹروں کی اکثریت اس امر کی حامی تھی کہ کینیڈا کے ساتھ الحاق کیا جائے۔ اس وقت حکومت کینیڈا اور نیوفاؤنڈ لینڈ کے نمائندوں میں اس سلسلے پر بات چیت ہو رہی ہے۔ باقی (ب-۱-س)

نمائندگان مشاورت سے درخواست

ڈیڑھ سال قبل قادیان میں مشاورت کے موقع پر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز اور تنظیم جماعت کے وعدوں اور وصولی کے بارے میں احباب جماعت کو توجہ دلائی اور کسی قدر فوری ضروریات کا ذکر فرمایا۔ تو نمائندگان مشاورت نے بیک زبان یہ کہا تھا۔ کہ ہمیں اس چندہ کی اہمیت بتائی نہیں گئی تھی۔ اب ہم سمجھ گئے ہیں اور خواہ ہم کو رہنا پڑے خواہ ضروری اشیاء فروخت کرنا پڑیں۔ یہ چندہ ہم بہرحال مدت مقررہ میں ادا کریں گے۔

اس کے ۶ ماہ بعد وہ حادثات پیش آئے کہ ہمیں قادیان سے آنا پڑا۔ چاہیئے تھا کہ ان نئے حالات کے پیش نظر ہر وعدہ کرنے والا اپنے تمام کام پیچھے ڈال کر پہلے اس چندہ کو ادا کرتا۔ لیکن اس وقت وصولی کل وعدہ کی چوتھائی تھی۔ حضور نے جماعت کو پھر اس چندہ کی ضرورت اور اس کی فوری ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن رفتار وصولی میں نمایاں فرق نہ پڑا۔ نظارت بیت المال کی طرف سے ہر جماعت بلکہ ہر وعدہ کنندہ کو علیحدہ علیحدہ چٹھیاں جاتی رہیں اور جا رہی ہیں۔ لیکن کل وعدہ سے ابھی کافی رقم قابل وصول ہے۔

قادیان سے متعلق ضروریات کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ذکر فرما چکے ہیں۔ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن آمد اس کے مقابل پر بہت کم ہے۔ نمائندگان مشاورت سے خاص طور پر اور عہدیداران مقامی سے عام طور پر درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کا جائزہ لیں۔ اگر کسی کے پاس حفاظت مرکز کے چندہ کی مفصل فہرست جس میں نام احباب اور وعدہ اور اب تک وصولی درج ہے۔ اس وقت نہ ہو۔ تو فوراً نظارت بیت المال سے طلب کریں۔ اور بقایا داران احباب کو حفاظت مرکز جیسے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلا کر ان سے اس چندہ کی فوری وصولی فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء (نظارت بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ اور انسپکٹران بیت المال

ہمارا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ گویا اس وقت ڈیڑھ ماہ باقی ہے۔ مگر چندہ جلسہ سالانہ اس سرعت سے وصول نہیں ہو رہا۔ جس کا حالات تقاضہ کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ انسپکٹران بیت المال کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جس جس جماعت کے معائنہ کے لئے جائیں۔ وہاں خصوصیت سے چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق سعی بلیغ فرمائیں۔ اور اندریں بارہ جو کارروائی کریں۔ اس سے دفتر ہذا کو بھی اطلاع دیں۔ (نظارت بیت المال)

وعدوں کا وقت کے اندر ادا ہونا ہی سلسلہ کیلئے مفید ہو سکتا ہے

(۱) تحریک جدید کا بجٹ جماعت کے ان وعدوں کی بناء پر تیار کیا جاتا ہے جو وہ شروع سال میں اپنے واجب الاطاعت امام کے حضور پیش کرتے ہیں۔

(۲) یہ بجٹ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مختلف سکیموں اور قائم شدہ مشنوں کے اخراجات پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۳) اگر آپ کا وعدہ وقت کے اندر ادا نہ ہو تو تبلیغ اسلام کو مجوزہ سکیم کے مطابق جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

(۴) اس لئے آپ کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کا وعدہ ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر تک ہر حالت میں ادا ہو جائے۔ (نائب وکیل المال)

مارشل چیانگ کائی شک کی کامیابی کی اُمید بہت کم ہے!

لندن ۱۰۔ نومبر۔ اگرچہ مارشل چیانگ کائی شک نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کی حکومت اشتراکیوں کے ساتھ ۸ سال تک جنگ کرتی رہے گی۔ لیکن چین کی کامیابی کے متعلق مایوسی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔

مبصرین بہت ہی زیادہ شکوک کا اظہار کر رہے ہیں۔ انہیں اس بات میں شک ہے۔ کہ کیا مارشل چیانگ کے پاس ذرائع موجود ہیں اور سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے۔ کیا مارشل کی فوجوں میں اخلاقی جرأت باقی ہے اگرچہ کاغذی طور پر اُن کی تعداد کمیونسٹ فوجوں سے زیادہ ہے۔

اطلاع ملی ہے۔ کہ اشتراکی فوجیں مارشل چیانگ کے دارالخلافہ سے ۹۰ میل دور رہ گئی ہیں۔ اخبار ڈیلی مرر؟ "ڈیلی میل" نے کل لکھا ہے "اگر نانکنگ اشتراکیوں کے قبضے میں آ گیا۔ تو اس کے بچاؤ کی وجہ چین کی حکومت کی فوجیں نہ ہوں گی۔ بلکہ وہ امریکی جنگی جہاز ہونگے جو قریب ہی سمندر میں موجود ہیں۔

صرف ایک وجہ معلوم ہوتی ہے۔ جس کی بنا پر مارشل چیانگ کائی شک کے اعتماد کو کسی حد تک حق بجانب خیال کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یانگسی دریا کا علاقہ بہت دشوار گذار اور اس کی حفاظت میں چین کی اقتصادی حالت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے لیکن اب چونکہ محاذ بہت مختصر رہ گیا ہے۔ اس لئے دفاعی ٹھکانوں کی مضبوطی کے امکانات ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ فوج میں اخلاقی پستی پائی جاتی ہے۔ اور حکام میں بہت ہی زیادہ رشوت خوری ہے۔ یہ حقائق سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں (رائٹر)

برلن کے لئے کوئلہ کی فراہمی

لندن ۱۱۔ نومبر۔ برطانیہ کے جدید ترین فوجی طیاروں کا ایک دستہ جرمنی کے برطانوی حلقے کی طرف پرواز کر چکا ہے۔ یہ طیارے بہت جلد برلن کے مغربی علاقوں کو کوئلہ اور دوسری ضروری اشیاء مہیا کریں گے۔ اس انتظام کی رو سے ہر ہفتے سات سو ٹن وزن کی زائد اشیاء برلن کے مغربی علاقے میں پہنچائی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے جو فوجی طیارہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کا وزن ۳۵ ٹن اور اس کی رفتار تین سو چالیس میل فی گھنٹہ ہے یہ طیارہ ...... شمالی جرمنی کے ایک ہوائی اڈے سے اُڑ کر ایک گھنٹہ سے بھی پہلے برلن پہنچ جائیگا۔ یہ طیارہ فی پرواز آٹھ ٹن وزنی اشیاء لے جایا کرے گا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے اواخر تک دوسرا دستہ بھی جرمنی روانہ ہو جائے گا۔ برلن کی امریکی برطانوی اور فرانسیسی کمانوں نے اعلان کیا ہے کہ اگلے مہینے کے شروع میں بائیس ہزار ٹن کوئلہ برلن کے مغربی حلقوں میں گھریلو استعمال کے لئے بانٹا جائیگا۔ کوئلہ کی تقسیم کے دوران میں بیماروں اپاہجوں۔ بوڑھوں اور بچوں کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ برطانیہ کے اعلان سے یہ پتہ بھی چلتا ہے۔ کہ مزید ایندھن کا بھی انتظام کیا جائیگا۔ چونکہ مغربی

برلن کا مسئلہ حل کرنے کی نئی کوشش

پیرس ۱۱۔ نومبر۔ اقوام متحدہ کے مناظر کی لشیت پر برلن کے مسئلہ کو حل کرنے کی ایک نئی کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض نمائندے اس سوال پر غور کر رہے ہیں کہ آیا کرنسی کے سوال پر اہم تعطل غیر جانبدار ماہرین کے مجلس تحفظ کے سامنے ایک پلان پیش کرنے سے ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ماہرین کا بیان ہے۔ کہ اس کی وجہ سے مذاکرات پھر شروع ہو سکیں گے۔ کیونکہ یہ تجاویز غیر جانبدار لوگ تیار کریں گے اور ان میں تنازعہ سے تعلق رکھنے والی حکومتوں کا کوئی ہاتھ نہیں ہوگا۔

خیال ہے کہ ارجنٹائنا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر برامگلیا اس خیال میں خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اگر ماہرین اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ یہ قابل عمل ہے۔ تو وہ اقوام کے سیکرٹری جنرل ٹرگوے لی کی جگہ اس کی تحریک کریں گے۔ (رائٹر)

کیپ ٹاؤن ۱۱۔ نومبر۔ سینٹ کی کیفیت یہ ہے کہ حکومت کے حامیوں کی تعداد ۲۲ اور مخالفوں کی تعداد بھی ۲۲ ہے۔ قوم پرستوں کو اپنا ایک صدر اور کمیٹیوں کا ایک چیئرمین مقرر کرنا پڑتا ہے اس طرح سینٹ میں حکومت کے حامی اقلیت میں رہ جاتے ہیں (رائٹر)

انڈسٹری کیلئے مزید برقی قوت کی ضرورت

لندن ۱۱۔ نومبر۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ برطانیہ کی موجودہ انڈسٹری کی ترقی کا بیشتر انحصار برقی قوت پر ہے۔ نیز یہ امر بھی تسلیم ہے۔ کہ برطانیہ میں اس وقت برقی قوت کافی مقدار میں موجود ہے۔ چونکہ برطانیہ اپنی انڈسٹری کو روز بروز پھیلاتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مزید برقی قوت پیدا کی جائے۔ برطانیہ میں مزید برقی قوت پیدا کرنے کا جو پروگرام تیار ہو چکا ہے۔ وہ ۱۹۵۳ء سے پہلے مکمل نہیں ہو سکیگا۔ مزید برقی قوت پیدا کرنے کے دو سبب ہیں۔ پہلا یہ کہ صنعتی حلقوں کی طرف سے اس امر کا بار بار مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ اب پہلے کی نسبت گھریلو ضروریات پر برقی قوت زیادہ خرچ کی جاتی ہے ان دونوں ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے جو پروگرام بنایا گیا ہے وہ بلا شبہ پانچ سال سے پہلے مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنگ کے بعد مزید برقی قوت پیدا ہی نہیں کی گئی اس ضمن میں بھی نمایاں کام کیا جا چکا ہے۔ (رب س)

۴ برلین میں کوئلہ کا راشن مقرر ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کمی کو لکڑی مہیا کر کے پورا کیا جائے گا۔ (رائٹر)

احمدیت کا پیغام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خاص مضمون بعنوان "احمدیت کا پیغام" جو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ میں مورخہ ۲/۱۰/۴۸ کو پڑھ کر سنایا گیا اور اخبار الفضل مورخہ ۱۱/۱۰/۴۸ میں شائع ہوا ہے کتابی صورت میں صیغہ نشر و اشاعت نے چھپوایا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ نہ صرف خود اس مضمون سے واقف ہو بلکہ ہر غیر احمدی تک پہنچائے

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے چار ہزار کی تعداد میں ۵۰۰ روپیہ نقد قیمت ادا کر کے بطور تحفہ خرید اور اپنے جلسہ کے اختتام پر تقسیم کیا۔ جماعتوں اور افراد کی اطلاع کے لئے اس کا ہدیہ درج ذیل ہے

فی کاپی ۲/ ۵۰ سے زائد ۲/ کاپی۔ ۵۰۰ سے زائد ۲/ فی کاپی علاوہ محصول ڈاک۔

مہربانی فرما کر قیمت پیشگی بھجوائیں یا بذریعہ وی پی منگوائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ۱۸ میکلیگن روڈ لاہور

محکمہ اطلاعات کا نیا جریدہ

کراچی ۱۱ نومبر حکومت پاکستان کا اطلاعات اور براڈکاسٹنگ کا شعبہ ۱۵ نومبر کو رسالہ "نئی زندگی" کی پہلی اشاعت جاری کریگا۔ یہ ایک پندرہ روزہ باتصویر رسالہ ہوگا جو اردو اور سندھی زبانوں میں شائع ہوگا۔ یہ رسالہ پناہ گزینوں کی وزارت کی درخواست پر نکالا جا رہا ہے یہ رسالہ پاکستان فلم اور اشتہارات کے ڈائریکٹر مسٹر ارشاد حسین کی زیر نگرانی نکالا جائے گا۔

زیکوسلاویکیا سے فضائی مسافرت کیخلاف عرب لیگ احتجاج کریگی

قاہرہ ۱۱ نومبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے ایک اجلاس کے بعد مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا نے انکشاف کیا کہ عرب لیگ اقوام متحدہ سے زیکوسلاویکیا کے یہودیوں کیلئے اسلحہ فراہم کرنے کی حرکت کیخلاف احتجاج کریگی (اسٹار)

سردار پٹیل کی موقعہ ناشناسی

ڈھاکہ ۱۱ نومبر۔ مشرقی بنگال کے ایک وزیر نے سردار پٹیل کی حالیہ تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ نہایت افسوس ہے سردار پٹیل نے ایسی منافرت آمیز تقریر ایسے وقت میں کی ہے جبکہ پاکستان ہندوستان کی طرف دوستی کا قدم بڑھا رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ حکومت پاکستان اگر کسی سے جنگ کا ارادہ نہیں رکھتی لیکن وہ ہر حملے کا منہ توڑ جواب دینے کی طاقت رکھتی ہے۔

اتحادیوں کی باہمی مناقشت

لندن ۱۱ نومبر۔ حکومت امریکہ اور برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئلے اور لوہے کے کام کرنے والے کارخانے جرمنوں کو واپس دے دئے جائیں لیکن حکومت فرانس نے اس کی شدید مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ صدر ٹرومین کی واشنگٹن میں عربوں میں کوئی مداخلت نہیں ہے۔

کراچی میں ایرانی شہزادیوں کی اچانک آمد اور بے باک خیر مقدم

کراچی ۱۱ نومبر کل رات گورنر جنرل پاکستان نے متعدد معزز ایرانی مہمانوں کا استقبال کیا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ہز میجسٹی شاہ ایران کی خواہر شہزادی اشرف پہلوی اور فاطمہ۔ مسٹر احمد شفیع ڈائرکٹر جنرل پرواز شہزادی اشرف پہلوی کے خاوند ہیں۔ ان معزز مہمانوں کو کراچی میں نہیں اترنا تھا بلکہ یہ ژاہران سے پرواز کر کے نئی دہلی پہنچنا چاہتے تھے جب نئی دہلی آدھ گھنٹہ کے فاصلہ پر تھی۔ تو ان کو ہندوستانی حکام نے بذریعہ سگنل یہ اطلاع دی۔ کہ وہ دہلی کے فضائی اڈہ پر نہیں اتر سکتے انہیں بتایا گیا کہ ان کے پاس چونکہ ان کی صحت کا کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔ اس لئے انہیں کراچی جانا چاہیئے اور صحت کے متعلق ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ اور پھر ہندوستان کی سرزمین پہ قدم رکھیں۔

کیلی فورنیا میں طوفان صرصر کی تباہ کاریاں

جہانشار نا کیلی فورنیا ۱۱ نومبر۔ آندھی کے ایک خوفناک طوفان نے جنوبی کیلیفورنیا کو کئی دن اپنی لپیٹ میں لئے رکھا۔ نواحی جنگلوں میں آگ لگ گئی۔ جسے اس طوفان نے اٹھارہ میل لمبے علاقے میں پھیلا دیا پہاڑی دروں میں بعض اوقات آندھی نے بے پناہ شدت اختیار کر لی۔ کئی لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ شہر میں بارہ جگہ آگ لگ گئی۔ جو عمارتیں تباہ ہوئیں۔ ان میں ایک ریستوران بھی شامل ہے۔

بیت المقدس کو تباہی سے بچانے کے لئے فرانسیسی کوشش

بیت المقدس ۱۱ نومبر۔ فرانس کے قونصل جنرل جو عارضی صلح کمیشن کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ کمیشن نے بیت المقدس سے فوجیں ہٹانے کی اسکیم مکمل کر لی ہے اس اسکیم کو طرفین کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ (اسٹار)

گلیلی کے علاقے میں یہودیوں کے مزید مظالم

قاہرہ ۱۱ نومبر۔ عرب لیگ کے حلقوں کا کہنا ہے کہ یہودیوں نے حالیہ عارضی صلح کیخلاف ورزی کے دوران میں مزید مظالم کا ارتکاب کیا ہے یہ مظالم خاص طور پر گلیلی کے علاقے میں بہت زیادہ شدید ہیں۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ ان کے پاس اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ کہ بہت سے گاؤں تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور باشندوں کو گولی سے مار دیا گیا ہے گلیلی کے ایک چھوٹے سے گاؤں سلسا میں ۷ آدمیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولی ماری گئی ہے یہ بھی خبر ملی ہے کہ طرشیہ کے بہت سے آدمیوں کو جو گاؤں میں باقی رہ گئے تھے۔ گولی سے مار دیا گیا ہے اس کے بعد یہودیوں نے مکانوں کو لوٹ لیا۔ اور مویشی ہنکا کر لے گئے۔ اس وقت تک شام اور لبنان میں ۷۰ ہزار عرب مہاجرین آچکے ہیں جن کا سب کچھ یہودیوں نے تباہ برباد کر دیا ہے (اسٹار)

وزیر اعظم پاکستان مشرقی پاکستان کے دورے پر

کراچی ۱۱ نومبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی ۱۸ نومبر کو مشرقی پاکستان کے دورے پر روانہ ہوجائینگے اور امید ہے مجوزہ دورہ ختم کر کے ۲۴ نومبر کو واپس کراچی پہنچ جائینگے۔

صلح کمیٹی کی تجاویز پہ غور

پیرس ۱۱ نومبر۔ سلامتی کونسل نے نجف میں عربوں اور یہودیوں کی حدود مقرر کرنے کیلئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ کل سلامتی کونسل میں اس کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ نے تجویز پیش کی ہے کہ یہودیوں اور عربوں کی فوجوں کو سارے نجف سے نکال دیا جائے۔

پاکستانی وفد لنڈن میں

لندن ۱۱ نومبر۔ اتحادی اقوام کی خوراک و زراعت کی جو کانفرنس اگلے پیر کو واشنگٹن میں منعقد ہوگی۔ اسمیں شرکت کرنے کے لئے پاکستانی وفد کے تین ممبر لندن پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے وہ واشنگٹن روانہ ہوجائینگے۔ کانفرنس میں اس وفد کی قیادت پاکستان کے امریکی سفیر مسٹر اصفہانی کرینگے۔

بجلی کی کمی ہوا سے دور کی جاسکتی ہے

کراچی ۱۱ نومبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے ترقی کے بورڈ نے یورپ کی ہوا چکیوں کے طرز پر چھوٹی چھوٹی صنعتوں میں ہوا سے کام لینے کی ایک سکیم تیار کی ہے۔

یہودیوں کے خلاف پابندیاں لگانے کی تحریک اقوام متحدہ کو تباہ کردیگی

لندن ۱۱ نومبر۔ لندن کے عرب دفتر کے ڈائرکٹر ایڈورڈ عطیہ نے برطانوی اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں انہوں نے اس بات کی سخت مذمت کی ہے کہ اقوام متحدہ میں آجکل یہودیوں کے صلح کی خلاف ورزی کے دوران میں فتوحات کو تسلیم کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا جو دلائل پیش کئے جارہے ہیں وہ بالکل وہی ہیں جو ہٹلر اور مسولینی نے پیش کئے تھے اور جن کی بنا پر لیگ آف نیشنز تباہ ہوگئی تھی۔ خاص طور پر یہودیوں کے خلاف پابندیاں عائد نہ کرنے کے دلائل ان سے مطابقت رکھتے تھے۔ انہوں نے مزید بتلایا کہ اگر یہودی عارضی صلح کی اس طرح خلاف ورزی کرتے رہے۔ تو برطانیہ پر اخلاقی طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عربوں کو ہتھیار مہیا کرے اور امریکہ کی یہ اخلاقی ڈیوٹی ہے اور بین الاقوامی فرض ہے کہ وہ یہودیوں کو ۲ کروڑ ڈالر کا وہ قرض نہ دے جو وہ امریکہ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا "اگر برطانیہ اور امریکہ نے ان پابندیوں کا پاس نہ کیا اور اپنے فرائض میں کوتاہی ہوئی تو اقوام متحدہ اسی طرح تباہ ہوجائے گی جس طرح ابے سینیا پر اطالوی حملے کی وجہ سے لیگ آف نیشنز ختم ہوگئی تھی (اسٹار)

ٹرکی میں مذہب کا بتدریج احیاء

لندن ۱۱ نومبر۔ بہت سے ترکوں کا خیال ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ ناگزیر ہے اور بہت کم ترکوں کا خیال ہے کہ ترکی غیر جانبدار رہ سکتا ہے۔ اسکے باوجود وہ امکانات جنگ کا بہت پُر اطمینان عزم کے ساتھ سامنا کر رہے ہیں۔ جدید ترکی کے متعلق سب سے زیادہ قابل ذکر یہ حقیقت ہے کہ وہاں کمیونسٹ پانچواں کالم بالکل نہیں ہے روس کے ساتھ جنگ میں ترکی مغربی طاقتوں کا خاص اڈہ ہوگا اور اسبات پر پُرسکوت اعتماد ہے کہ وہ کافی وقت پیشتر ترکی کی امداد کو پہنچینگے

یہ نکات مسٹر جولین ایمرے نے اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" میں اپنے حالیہ دورہ ترکی کے تاثرات کے متعلق تحریر کئے۔

متواتر دس سال سے ترکی جنگ کے لئے تیار ہے۔ اسکے پاس ۵ لاکھ سپاہی ہیں اور بجٹ کے اندازہ میں ۵۰ فیصدی دفاع کے اخراجات ہوتے ہیں۔ ترک لوگ کے قسم کے چھاپہ ماروں کے داخلے کے خلاف سرحدوں پر ایک طاقتور فوج کی موجودگی کو سب سے بڑی ضمانت سمجھتے ہیں۔ نئے لبرل رجحانات کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر ایمرے لکھتے ہیں کہ ترکی میں مذہب کا بتدریج احیاء ہو رہا ہے کچھ سالوں سے حکومت ترکی اسکی غیر سرکاری طور پر ہمت افزائی کر رہی ہے اور اب انقلاب کے بعد پہلی بار استنبول میں ایک نئی مسجد بنائی جارہی ہے۔ (اسٹار)

مسلم حکومتوں سے انڈونیشیا کی امداد کی اپیل

کراچی ۱۱ نومبر۔ ہالینڈ کے جارحانہ حملہ سے جمہوریہ انڈونیشیا کو ختم ہونے سے بچانے کے لئے مسلم حکومتوں سے بروقت امداد کی اپیل کرتے ہوئے انڈونیشیا کی سوسائٹی کراچی نے اخبارات کو دیتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے۔ "انڈونیشیا کے حالات نازک صورت حال اختیار کرتے جارہے ہیں۔ اپنی مکارانہ چالوں سے ولندیزی جمہوریہ انڈونیشیا کو اسکے دور ماندہ علاقوں سے محروم کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں اور انہوں نے جاوا کے بھی بڑے بڑے ٹکڑے قطع کرنے ہیں جہاں انڈونیشیا کی زیادہ آبادی رہتی ہے۔

ولندیزیوں کو دوسری ملوکیت پرست اور نو آبادیاتی طاقتوں سے امداد مل رہی ہے۔ انہیں ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے آزاد ملکوں کی ولندیزیوں کے خلاف کوئی مشترکہ کارروائی نہ کرنے کی وجہ سے بھی بڑی مدد ملی ہے۔ اب انہی کامیابیوں سے ان کی ہمت بڑھ گئی ہے اور وہ جمہوریہ کو ختم کرنے کے لئے آخری ضرب لگانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ہوشیار مبصروں کا خیال ہے کہ یہ سرگرمی نومبر کے تیسرے ہفتہ میں شروع ہوگی۔ یعنی اب سے صرف ایک عشرہ بعد۔ کیونکہ ولندیزیوں کو ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں کے اپنے مسائل کی مصروفیت پر بھروسہ ہے۔ پھر بھی وقت آگیا ہے کہ اس زبان میں جسے وہ سمجھتے ہیں ولندیزیوں پر یہ واضح کر دیا جائے کہ اپنے اندرونی مسائل کے باوجود پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک انڈونیشیا کے ۷ کروڑ مسلمانوں کا پھر سے غلام بننا برداشت نہیں کر سکتے۔

برما اور حال ہی میں ہندوستان کے وزیر اعظم نے واضح طور پر اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر وہ ولندیزیوں کے خلاف کوئی پرعزم اقدام کریں گے تو وہ بھی اسلامی ممالک کا ساتھ دیں گے۔ ولندیزیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہالینڈ سے انڈونیشیا جانے کا راستہ مشرق وسطیٰ۔ پاکستان۔ ہندوستان اور برما سے ہو کر گذرتا ہے (اسٹار)